

ولادت امام زمانہ عج پر عقلی، نقلی اور تاریخی دلائل

<?xml encoding="UTF-8?">

خداوند متعال نے اس دنیا کو اپنی حکمت سے خلق کیا ہے اور اس کائنات میں ایسا نظام قرار نہیں دیا کہ جس سے حیات انسانی مختل وبے راہ رو ہو جائے اور اسی ہدف کے تحت ہر زمانے میں ایک ایسے انسان کا انتخاب کیا کہ جو کشتی نجات کا ناجی ہے اور موجودہ زمانے میں وہ کامل انسان مہدی موعود عج ہے جو تمام مسلمانوں کے نزدیک قابل قبول ہے اور اگر کوئی اختلاف پایا جاتا ہے تو وہ جزئی مسائل میں پایا جاتا ہے اس مختصر سی تحقیق میں ولادت امام مہدی عج پر عقلی، نقلی اور تاریخی دلائل کے ذریعے بحث کی گئی ہے۔

(ادارہ ہمیشہ کرشمہ کرتا آ رہا ہے کہ اپنے قارئین کے لیے مختصر اور مفید مضامین پیش کرے تاکہ قارئین بہت جلد اور واضح طور پر اصل ہدف تک پہنچ جائیں اسی لیے ادارہ اس مضمون کو بھی مختصر کر کے صرف ان بحثوں کو پیش کر رہا ہے جو اصل عنوان سے مربوط ہیں)

امام مہدی کی ولادت: شیعوں کے بارہویں امام، امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ارجمند ۱۵ شعبان سن ۲۵۵ھ ہجری ۸۶۹ میلادی جمعہ کی صبح کو اس جہان کو اپنے نور سے منور اور روشن کیا۔ اگرچہ اس تاریخ میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے جیسے بعض نے کہا، ۲۵۴ھ ہجری یا ۲۵۶ھ ہجری وغیرہ تو یہ اختلاف طبعی تھا کیونکہ امام کی ولادت پوشیدہ طور پر ہوئی (درسنامہ عصر غیبت، ص ۲۷)

عقلی دلائل :

خدا نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا اور اس کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی انسان اس فضیلت سے اس لیے شرف یاب ہوا کیونکہ خدا نے اسے عقل جیسی نعمت سے نوازا جو کہ حقائق کو درک کرنے کا بہترین وسیلہ ہے اور راہ حق و باطل کو تشخیص دینے میں انسان کی راہنمائی کرتی ہے اسی قوہ بشری کا تقاضا ہے کہ انسان کو اپنے ہدف تخلیق تک پہنچانے کے لیے ایک معصوم ہادی اور راہنما کی ضرورت ہے جو اس کو راہ راست کی طرف ہدایت کرے بعنوان نمونہ چند دلائل پیش کرتے ہیں

برہان لطف :

اس مقدمہ کو بیان کرنے سے پہلے چند مقدمات کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے الف: لطف محصل: وہ لطف ہے جس میں مکلف اپنے اختیار سے خدا کی اطاعت کرتا ہے ب: لطف مقرب: وہ لطف ہے جس میں مکلف کو واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے بچنے میں مدد حاصل ہوتی ہے

امامیہ اور معتزلہ کے علم کلام کے علماء لطف کو خدا کے لیے واجب جانتے ہیں کیونکہ خدا نے بندوں کو عبث اور فضول پیدا نہیں کیا لہذا اس ہدف تک پہنچنے کے لیے جو بھی چیز موثر ہو اس کو خداوند متعال انجام دیتا ہے ان میں سے ایک لطف ہے یہ قاعدہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کائنات میں ایک ایسا امام موجود ہونا چاہیے جو حق کا محور ہو اور معاشرے کو خطاوں سے دور رکھے ایسا ہادی جو معاشرے کی نسبت لاپرواہ نہ ہو تاکہ لوگ اگر گمراہی میں مبتلا ہوں تو ان کی ہدایت کرے اور باطل راستوں سے بچاے (پس ہر زمانے میں خدا کے اس لطف کے ہم محتاج ہیں یہ صرف انبیاء کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ آج بھی ضرورت ہے اور اس زمانے میں سوائے امام زمان عج کے کوئی دوسرا ہادی نہیں ہے اور امام کا وجود ایک لطف ہے اس خالق لم یزل کا اپنے بندوں پر)

برہان فطرت

برہان فطرت کے مقدمات

ماہر نفسیات نے انسان کے فطری غرایز کو تین دستوں میں تقسیم کیا ہے

الف: غرایز و تمایل ذاتی جیسے دوستی و وغیرہ -----

ب: غرایز و معاشرتی رجحانات

ج: حقیقی تمایلات اور رجحانات مثل حقیقت کی تلاش، کمال مطلق تک پہنچنا

پس کمال مطلق اور خدا تک پہنچنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان کے پاس ایسا وسیلہ ہونا چاہیے جو اس منزل تک پہنچنے میں مددگار ثابت ہو اور ایسا راہنما ہوتا چاہیے جو پہلے اس منزل کو طے کر چکا ہو تاکہ وہ راہنمائی کر سکے اور ایسے راہنما کی طرف جھکاو بھی انسان کے وجود کے اندر احساس کیا گیا ہے اگر انسان کے اندر کسی چیز کی طرف جھکاو پایا جاتا ہو تو لازم ہے کہ وہ چیز خارج اور حقیقت میں موجود ہو ورنہ یہ انسان کا جھکاو بے ہودہ اور فضول ہوگا یا دوسرے الفاظ میں کہا جاسکتا ہے کہ خدانے کوئی ایسا غریزہ انسان کے وجود میں نہیں رکھا کہ جس کا جواب خارج میں موجود نہ ہو پس انسان کا عشق اور جھکاو انسان کامل کی طرف ہے جو امام معصوم ہے اور عالم خلقت میں واسطہ فیض ہے نتیجہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ انسان کا عشق اور جھکاو انسان کامل کی طرف اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خارج میں موجود ہو اور وہ مصداق امام مہدی عج کے علاوہ اور کوئی نہیں (موعود شناسی و پاسخ بہ شبہات، ص ۲۷۱، ۲۷۰)

قانون عدم تبعیض اور فیض نبوت اور امامت

فیض معنوی ہیں یہودیت کی نظر میں یہ حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد یہ فیض اور ارتباط بشر عالم لاهوت کے ساتھ قطع ہو گیا نیز مسیحیت کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ کو پھانسی دینے کے بعد اور آسمان پر جانے کے بعد ارتباط بشر عالم لاهوت کے ساتھ منقطع ہو گیا اہل سنت نے بھی خود کو اس فیض سے محروم کر دیا اور اس بات کے معتقد ہیں کہ پیغمبر اکرم ص کی رحلت

کے بعد یہ فیض منقطع ہو گیا اب سوال یہاں پر یہ اٹھتا ہے کہ کیوں امت اسلامی اس فیض سے محروم رہے ؟ کیا امت اسلامی دوسری امتوں کی طرح ہدایت کی محتاج نہیں تھی ؟ کیوں خداوند متعال نے اس ارتباط کو امام کے توسط سے برقرار ہوتا ہے قطع کر دیا ؟

شیعہ حضرات نے اس مشکل کو حل کر دیا اور اس کا بہترین جواب دیا امامیہ کے مطابق یہ فیض اگرچہ رسول اللہ کی وفات کے بعد وحی کے قطع ارتباط سے اس فیض سے محروم ہو گئے لیکن دوسرے وسیلے یعنی انسان کامل کے وجود بابرکت سے یہ ارتباط آج تک برقرار ہے اور یہی امام عصر حضرت امام مہدی عجل کا وجود پر نور ہے کہ جس کے وسیلے سے خدا اور بندوں کے درمیان فیض کامل کا سلسلہ قائم ہے

پروفیسر ہانری کربن کہتا ہے کہ میرے نظریے کے مطابق شیعہ فقط تنہا مذہب ہے کہ جس نے عالم انسانیت اور خداوند متعال کے درمیان ہدایت الہی کے رابطے کو مطلقاً حفظ کر رکھا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا (معود شناسی، ص ۲۷۸)

برہان عنایت :

عنایت کے لغوی معنی ارادہ اور قصد کے ہیں اور اصطلاحی معنی کے لیے مختلف تعریفیں بیان ہوئی ہیں فخر رازی کہتا ہے کہ عنایت یعنی خداوند متعال کا علم اس چیز پر کہ اشیاء کا کس حالت میں ہونا ان کو بہترین اور کامل ترین درجہ تک پہنچا سکتا ہے (تفسیر کبیر بہ نقل از موعود شناسی، ص ۲۶۹)

صدر المتالہین کہتے ہیں کہ یہ عالم موجود نہایت خیر و فضیلت ہے

برہان عنایت جو کہ وجود امام زمان عجل پر بہترین دلیل ہے اس کا مضمون اس طرح سے ہے

خلقت جہاں میں بہترین اور نیکوترین نظام حاکم ہے اس قول کے مطابق وجود امام اس جہاں میں لازم و واجب ہے ورنہ یہ جہاں خلقت و نظم کے لحاظ سے احسن نہیں کہلائے گا لہذا اس برہان کے مطابق جس طرح بعثت پیغمبران ضروری ہے امام کا ہونا بھی ضروری ہے

خداوند متعال نے ہر موجود کے کمال تک پہنچنے کے لیے ضروری وسائل اس کے اختیار میں قرار دیئے ہیں تاکہ وہ اپنے کمال تک پہنچ سکے کیسے ممکن ہے کہ انسان جو کہ اسی جہاں طبیعت میں زندگی گزار رہا ہے اس قانون سے خارج ہو اور معنوی ارتقاء اس کے لیے لحاظ نہ کیا جائے

امام مہدی عجل کی ولادت شیعہ روایات کی روشنی میں

حضرت حکیمہ خاتون سے روایت

حضرت حکیمہ خاتون جو کہ امام جواد علیہ السلام کی بیٹی اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی پھوپھی ہیں بیان کرتی ہیں کہ ابو محمد حسن بن علی علیہ السلام نے ایک خادم کے ذریعے مجھے پیغام بھجوا کر مجھے اپنے پاس بلایا

اور فرمایا: اے پھوپھی جان آج افطار ہمارے پاس کریں کیونکہ آج پندرہ شعبان کی رات ہے اور آج کی رات

خداوند متعال اپنی حجت کو زمین پر بھیجے گا حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کس ماں سے متولد ہوں گے؟ فرمایا: نرجس خاتون۔ میں نے کہا کہ میری جان آپ پر فدا میں اس میں حمل کے آثار نہیں دیکھ رہی۔ فرمایا: جو کچھ بیان کیا ہے وہی انجام پائے گا

اس وجہ سے میں نرجس کے پاس داخل ہوئی اور سلام کیا نرجس خاتون نے میرے پاس آئیں تاکہ میرے جوتے اتاریں مجھ سے کہا: اے میری سیدہ آپ کا کیا حال ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں بلکہ اُپ میری اور میرے خاندان کی سردار ہیں

لیکن انہوں نے میری بات کا انکار کیا اور جواب دیا اے پھوپھی جان آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں میں نے کہا: اے میری بیٹی آج کی شب خداوند متعال تجھے ایسا فرزند عنایت کرے گا کہ جو دونوں جہاں کا مالک ہوگا؟ یہ سن کر نرجس نے شرم سے سر جھکا لیا (تاریخ عصر غیبت، ص ۳۰) اس کے بعد میں نماز عشا بجالائی اور اپنے بستر پر چلی گئی جیسے ہی آدھی رات ہوئی میں نماز شب پڑھنے کے لیے بیدار ہوئی اور تعقیبات پڑھنے کے بعد سو گئی اور تھوڑی دیر بعد دوبارہ بیدار ہوئی اسی اثنا میں نرجس بھی نماز تہجد کے لیے بیدار ہوئی اور نماز تہجد بجالائی پھر میں اپنے حجرے سے باہر آئی تاکہ طلوع فجر کے بارے مطلع ہوسکوں میں نے دیکھا کہ فجر اول کا وقت ہو چکا ہے

اسی وقت میرے ذہن میں یہ سوال اٹھا کہ کیوں ابھی تک حجت کے متولد ہونے کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہو رہا قریب تھا کہ میرے دل میں شک ایجاد ہوتا کہ اچانک امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے حجرے سے مجھے آواز دی!

اے پھوپھی جان جلدی نہ کریں کہ موعود کی ولادت کا وقت قریب ہے میں سورہ الم سجدہ اور یسین: (اور دوسری روایات کے مطابق سورہ قدر) پڑھنے میں مشغول ہوئی اچانک نرجس خاتون مضطرب حالت میں بیدار ہوئی میں جلدی سے اس کے پاس گئی اور پوچھا، کیا کسی چیز کا احساس کر رہی ہو؟ نرجس نے جواب دیا ہاں

میں نے اس سے کہا کہ خدا کا نام اپنی زبان پر جاری کرو یہ وہی موضوع ہے جس کا پہلے میں نے ذکر کیا پریشان نہ ہو اور اپنے دل کو مطمئن رکھو

اسی اثنا میں نور کا پردہ میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گیا (یا دوسری روایت کے مطابق کہ میری آنکھوں پر نیند کا ایسا غلبہ ہوا کہ میری تھوڑی دیر کے لیے آنکھ لگ گئی جب بیدار ہوئی) تو دیکھا کہ نرجس کی آغوش میں نومولود ہے درحالانکہ سراققدس سجدہ میں ہے اور خدا کے ذکر میں مشغول ہے جب مولود کو آغوش میں لیا تو میں نے دیکھا کہ کاملاً پاک و پاکیزہ ہے اسی اثنا میں امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا اے پھوپھی جان میرے فرزند کو میرے پاس لے کر آئیں جب نوزاد کو امام کی خدمت میں لے گئی تو امام نے انہیں اپنی آغوش لیا اور داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور فرمایا اے میرے فرزند کچھ بولو!

پس بچے نے اپنی زبان مبارک سے کلمہ شہادتین جاری کیا

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان جدی رسول اللہ وان ابی امیر المومنین اسی طرح سارے معصومین کی امامت کی گواہی دی (بحار الانوار، ج ۵، ص ۱۳)

جب ساتویں دن جب میں امام کے گھر گئی تو امام نے اپنے بیٹے کو طلب کیا اور اپنے بیٹے کو اٹھا کر فرمایا: اے میرے بیٹے مجھ سے بات کرو تو اس نومولود نے سورہ قصص کی آیت نمبر ۵ کی تلاوت کی بسم اللہ الرحمن

الرحيم، ونريد ان نمى على الذين استضعفوا فى الارض ونجعلهم آئمة ونجعلهم الوارثين؛ ترجمہ: ہم یہ چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو زمین میں کمزور بنادیا گیا ہے ان پر احسان کریں اور انہیں لوگوں کا پیشوا بنائیں اور زمین کا وارث قرار دیں ۔

دوسری روایت :چالیس افراد کا امام کی زیارت سے شرفیاب ہونا

ایک دن شیعوں میں سے چالیس افراد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تقاضا کیا کہ امام مہدی عجل کی زیارت کروائیں تو امام حجرے کے اندر گئے اور ایک بچے کو باہر لے کر آئے کہ جو چاند کے مانند درخشان اور اپنے والد کی مکمل شبیہ تھے امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا :کہ میرے بعد یہ میرا بیٹا آپ لوگوں کے درمیان میرا جانشین ہے اس کی اطاعت کرو اور اس سے پراکندہ نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاو گے اور آپ لوگوں کا دین تباہ ہو جائے گا یہ بھی جان لو کہ آپ لوگ اسے نہ دیکھو گے یہاں تک کہ ایک طولانی مدت گزر جائے لہذا اس زمانے میں ان کے نائب عثمان بن سعید کی اطاعت کرنا خورشید مغرب ص ۲۳ نوبختی جو کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے جلیل القدر اصحاب میں سے ہے اور شیعوں کے بزرگ مفکر اور دانشور تھے کہ جنہوں نے بہت سارے شاگردوں کی تربیت بھی کی یہ وہی شخص ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی زندگی کے آخری ایام میں ان کی عیادت کو گئے اور وہاں پر امام مہدی عجل کی زیارت کی ۔(خورشید مغرب، ص ۲۳)

علماء کے اقوال :

مرحوم کلینی لکھتے ہیں کہ (ولد للنصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين) کہ مہدی موعود ۲۵۵ھ ہجری کو پیدا ہوئے مسعودی، شیخ صدوق، شیخ مفید، سید مرتضیٰ اور شیخ طوسی نے بھی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے علامہ طباطبائی لکھتے ہیں کہ :حضرت امام مہدی عجل کہ جو گیارہویں امام کے فرزند ہیں اور آپ ہمنام پیغمبر ہیں ۲۵۶ یا ۲۵۵ ہجری کو شہر سامرا میں پیدا ہوئے

امام مہدی عجل کی ولادت اور اہل سنت

بعض علماء اہل سنت نے بھی اپنی کتابوں میں امام مہدی عجل کی ولادت کا ذکر کیا ہے جیسے : ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) لکھتا ہے ابوالقاسم محمد بن حسن العسکری بن علی بن ہادی بن محمد جواد مذکورہ بالا شیعوں کے بارہ اماموں میں سے بارہویں امام ہیں کہ ان کا مشہور لقب حجت ہے ۔۔۔۔ ان کی ولادت جمعہ کے دن ۱۵ شعبان کو ہوئی ہے شبراوی شافعی (م ۱۱۷۱ھ) اس نے ۱۵ شعبان کو امام مہدی عجل کی ولادت کی تصریح کی ہے علی بن حسین مسعودی لکھتا ہے :وہ (امام حسن عسکری علیہ السلام) مدینہ میں ربیع الثانی کے مہینہ میں

۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن ۸ ربیع الاول میں شہید کر دیئے گئے ان کی عمر مبارک اس وقت ۲۹ سال تھی وہ سامرا میں اپنے گھر میں دفن کیے گئے اور اور اپنے بیٹے کو جانشین کے عنوان سے متعارف کرایا یعنی امام منتظر کا ۔، خدا کا ان پر درود و سلام ہو
سبط ابن جوزی حنبلی (م ۶۵۴ھ) کہتا ہے :

وہ محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو القاسم ہے وہی خلف، حجت اور صاحب الزمان عجل، قائم اور منتظر ہیں ----

اور بھی بہت سے اہل سنت کے علماء نے امام کی ولادت کا ذکر کیا ہے
غیبت صغریٰ میں امام سے ملاقات کرنے والے

شیعوں کی کتابوں میں ایسی بہت سی روایتیں نقل ہوئی ہیں کہ جو امام سے غیبت صغریٰ میں ملاقات کو بتاتی ہیں عبد اللہ بن جعفر حمیری، محمد بن عثمان سے سوال کرتے ہیں کہ کیا صاحب الامر عجل کو دیکھا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں اور آخری بار بیت اللہ میں ان کی زیارت کی (بررسی تطبیقی مہدویت، ص ۲۲۰)

وہ چند افراد نے جنہوں نے امام کی زیارت کی

ابراہیم بن ادريس (کلینی، اصول کافی، ج ۱ ص ۳۳۱)

محمد بن عثمان (الغیبة، شیخ طوسی،)

ابراہیم بن محمد تبریزی (الغیبة، شیخ طوسی، ص ۲۲۶)

احمد بن اسحاق بن سعد اشعری (کمال الدین و تمام النعمه، شیخ صدوق، ج ۲، ص ۳۸۴)

ابراہیم بن عبدہ نیشاپوری (کلینی اصول کافی، ج ۱ ص ۳۳۱)

تاریخی دلائل :

امام زمانہ عجل کی ولادت پر بعض تاریخی دلائل بھی پیش کیے جاسکتے ہیں
جیسے

(۱) امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے فوراً بعد شیعوں میں اختلاف حتیٰ کہ بعض نے ۲۴ فرقے لکھے ہیں کہ جن میں شیعہ بٹ چکے تھے لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد سب کے سب خود بخود شیعہ اثنا عشری میں واپس آگئے

کیا اتنے بڑے اختلافات کے بعد بغیر کسی رہبر کی راہنمائی کے اور بغیر امام کی ولادت سے مطمئن ہوئے، واپس آگئے؟ یہ دلیل ہے امام کی ولادت پر ان کے موجود ہونے پر ۔

نائبین خاص کا منتخب کرنا

اگر غیبت صغریٰ میں امام کے چار نائبین پر توجہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ظاہر ا یہ عام سے افراد تھے کیسے ممکن ہے کہ ظاہر ا عام سے افراد بغیر امام کی ولادت کے تمام شیعوں حتیٰ کہ شیعہ بزرگ علما کا مرکز بن

جائیں؟ شیعہ اپنی حاجات ان تک پہنچائیں اور وہ واسطہ ہوں شیعہ اور ان کے امام کے درمیان

توقیعات کا صادر ہونا

امام کی طرف سے بہت سی ایسی تحریریں شیعوں کی طرف آئیں ہیں جو اسی دن سے آج تک متواتر نقل ہو رہی ہیں اور کسی نے بھی شک نہیں کیا جو واضح دلیل ہے امام کے موجود ہونے پر اور امام ولادت پر